سُورَۃُ السَّبا

یہ سورت مکّی ہے چوّن آیات اور چھ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱   آیات ۱ تا ۹   وَمَنْ يَّقْنُتْ ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ
وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۱
يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ
مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ
فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝۲
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ
قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ
لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي
السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ
مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ۝۳
لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ
اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴
وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝۵

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝
سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو سب چیزوں کا مالک ہے
یعنی، وہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے
اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہے اور وہ حکمت والا اور خبردار ہے ۝۱
جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور
جو آسمان سے اُترتا ہے اور جو اس پر چڑھتا ہے سب اُس کو
معلوم ہے۔ اور وہ مہربان (اور) بخشنے والا ہے ۝۲
اور کافر کہتے ہیں کہ (قیامت کی گھڑی) ہم پر نہیں آئیگی۔
کہہ دو کیوں نہیں (آئیگی) میرے پروردگار کی قسم وہ تم پر ضرور
آکر رہیگی (وہ پروردگار) غیب کا جاننے والا (ہے) ذرہ بھر
چیز بھی اُس سے پوشیدہ نہیں (نہ) آسمانوں میں اور
نہ زمین میں اور کوئی چیز اس سے چھوٹی یا بڑی نہیں
مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے ۝۳
اس لئے کہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے انکو
بدلہ دے۔ یہی ہیں جن کیلئے بخشش اور عزت کی روزی ہے ۝۴
اور جنہوں نے ہماری آیتوں میں کوشش کی کہ ہمیں ہرا
دیں اُن کیلئے سخت درد دینے والے عذاب کی سزا ہے ۝۵

SABA
Revealed at Makkah

In the hame of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Praise be to Allah, unto Whom belongeth whatsoever is in the heavens and whatsoever is in the earth. His is the praise in the Hereafter, and He is the Wise, the Aware.

2. He knoweth that which goeth down into the earth and that which cometh forth from it, and that which descendeth from the heaven and that which ascendeth into it. He is the Merciful, the Forgiving.

3. Those who disbelieve say: The Hour will never come unto us. Say: Nay, by my Lord, but it is comihg unto you surely. (He is) the Knower of the Unseen. Not an atom's weight, or less than that or greater, escapeth Him in the heavens or in the earth, but it is in a clear Record,

4. That He may reward those who believe and do good works. For them is pardon and a rich provision.

5. But those who strive against Our revelations, challenging (Us), theirs will be a painful doom of wrath.

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِيٓ
أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَ
يَهْدِيٓ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (٦)
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ
رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ
إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ (٧)
أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ ۗ
بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي
الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ (٨)
أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا
خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنْ
نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ
كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً
لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ (٩) ع

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن)
تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ حق ہے اور
(خدائے) غالب (اور) سزاوار تعریف کا رستہ بتاتا ہے (٦)
اور کافر کہتے ہیں کہ بھلا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں
خبر دیتا ہے کہ جب تم (مرکر) بالکل پارہ پارہ ہو جاؤ گے تو
نئے سرے سے پیدا ہو گے (٧)
یا تو اس نے خدا پر جھوٹ باندھ لیا ہے۔ یا اسے جنون ہے۔
بات یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ آفت
اور پرلے درجے کی گمراہی میں (مبتلا) ہیں (٨)
کیا انہوں نے اس کو نہیں دیکھا جو اُن کے آگے اور پیچھے
ہے یعنی آسمان اور زمین۔ اگر ہم چاہیں تو اُن کو زمین میں
دھنسا دیں یا اُن پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں۔ اس میں ہر
بندے کے لئے جو رجوع کرنے والا ہے ایک
نشانی ہے (٩)

6. Those who have been given knowledge see that what is revealed unto thee from thy Lord is the truth and leadeth unto the Path of the Mighty, the Owner of Praise.

7. Those who disbelieve say: Shall we show you a man who will tell you (that) when ye have become dispersed in dust with most complete dispersal, still, even then, ye will be created anew?

8. Hath he invented a lie concerning Allah, or is there in him a madness? Nay, but those who disbelieve in the Hereafter are in torment and far error.

9. Have they not observed what is before them and what is behind them of the sky and the earth? If We will, We can make the earth swallow them, or cause obliteration from the sky to fall on them. Lo! herein surely is a portent for every slave who turneth (to Allah) repentant.

اسرار و معارف

تمام خوبیاں اور سب کمالات اللہ جل شانہ کو سزاوار ہیں کہ جو آسمانوں اور زمینوں کا اور ان میں موجود ہر ذرّے کا خالق اور اکیلا مالک ہے اور وہ بہت ہی حکمت والا ہے اور ہر ذرّے سے خوب واقف ہے اس جہان میں اور آخرت میں ہر ذرّہ اس کی تاثیرات اور نتائج سب کا مالک وہی ہے۔ اللہ کو خوب علم ہے کہ زمین کے ذرات میں کس طرح بارش کا پانی سورج اور چاند کی کرنیں یا مختلف گیسیں داخل ہو کر کیا عمل کرتی ہیں اور پھر وہ ذرات کس طرح پھلوں پھولوں یا غذا میں تبدیل ہو کر نکلتے ہیں اور کون سا ذرّہ کس جسم کی تعمیر کے لیے تیار کر کے کِس کِس طویل راستے سے اس بدن تک پہنچے گا نیز اللہ جل شانہ خوب واقف ہے کہ آسمان سے کیا نازل فرماتا ہے اور انسان کے لیے اس پر عمل کس حد تک ممکن ہے نیز جو اعمال انسان اختیار کرتے ہیں اور ان احکام کا جو جواب بندوں کی طرف سے جاتا ہے اس کا علم بھی اللہ جل شانہ کو ہے یہ اس کی رحمت ہے کہ مہلت دیتا ہے اور اگر کوئی توبہ کر لے تو وہ بہت بڑا بخشنے والا ہے۔

کفار کہتے ہیں کہ انہیں قیامت کا حادثہ پیش نہ آئے گا۔ ان سے کہیے میرے رب کی قسم یعنی اللہ کی صفتِ ربوبیت اس بات پر گواہ ہے اور اس کا تقاضا ہے لہٰذا تم پر قیامت ضرور واقع ہو گی۔ کب ہو گی یہ حقیقت ان غائب امور میں سے ہے جن سے صرف اللہ واقف ہے۔

ربّ کی قسم

یہاں رب کی قسم سے ربوبیت کو گواہ بنایا گیا ہے کہ جس کی قسم دی جاتی ہے اس سے مراد اس واقعہ پر اس کی شہادت ہوتی ہے اسی وجہ سے اللہ کے علاوہ کسی کی قسم دینا جائز نہیں ہے۔

اللہ کے علوم اس قدر وسیع ہیں کہ انسانی عقل اندازہ تک کرنے سے معذور و قاصر ہے کہ ارض و سما کا ہر ذرہ یا اس سے بھی چھوٹا وجود یا کوئی بڑے سے بڑی شے سب کچھ تو لوحِ محفوظ میں ہے جو ایک کتاب ہے پھر اللہ کے علوم کی وسعت کا اندازہ کیسے ممکن ہے اور یہ سارا نظام اس نے اس لیے ترتیب دیا ہے کہ جو لوگ ایمان لائیں اور اطاعت کی راہ اختیار کریں اُن پر اس کی بخشش اور کرم و احسان ہو اور وہ ایک خوبصورت زندگی اور بہت شاندار طریقِ زندگی حاصل کریں اور جو لوگ اللہ کے احکام کو نافذ ہونے سے روکیں اُن پر عمل کرنے کی بجائے دوسروں کو بھی منع کریں ان کے لیے اس کے نتیجے میں دردناک عذاب ہو یہ سب کچھ اس علیم و خبیر کے اس نظام کے فطری نتائج ہیں۔

جن لوگوں کو پہلی کتابوں کا علم عطا ہوا ہے وہ اچھی طرح پرکھ سکتے ہیں کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے یہ حق ہے اور اللہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے وہ اللہ جو زبردست طاقت کا مالک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ اس خوبصورت نظامِ تخلیق کے ہوتے ہوتے کفار اُخروی زندگی کا انکار کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دوبارہ ذرات کو جوڑ کر انسان بنانا یا زندہ کرنا ممکن نہیں اس لیے لوگوں سے کہتے ہیں آؤ تمہیں ایک ایسے بندے کی بات سنائیں جو یہ کہتا ہے کہ جب تم مر کر مٹی میں مل جاؤ گے اور تمہارے ذرات منتشر ہو چکے ہوں گے تو تمہیں پھر نئے سرے سے زندہ کیا جائے گا یوں لگتا ہے کہ ایسا کہنے والا بندہ اللہ پر بھی جھوٹ بول رہا ہے یا پھر اسے کسی جن نے پکڑا ہے اور جو منہ میں آتا ہے کہے جا رہا ہے بھلا ایسے کس طرح ممکن ہے حالانکہ اپنی جہالت کی وجہ سے وہ خود آخرت کا انکار کر کے گمراہی میں مبتلا ہیں جس کے سبب سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے اور حق سے بہت دور ہو چکے ہیں۔

دعوتِ فکر یعنی سائنس کی تحقیقات

ایسے جاہل ہیں کہ خود ان کے گرداگرد زمین و آسمان میں ہر لمحہ اور ہر گھڑی تخلیق، حیات اور موت کا نظام اس بات پہ گواہ ہے کہ اللہ جو چاہے کر سکتا ہے اور یہی سائنس ہے کہ اشیاء کے وجود اور خواص کا تجزیہ کیا جائے اور اس سے عظمتِ باری پہ دلیل حاصل ہو۔ بلکہ انہیں تو سمجھ آجانی چاہیے کہ ہر شے اللہ کی قدرت سے قائم ہے اللہ چاہے تو زمین کفار کا بوجھ اُٹھانے کی بجائے ان سمیت دھنس جائے یا آسمان پھٹ کر گر پڑے اور یہ اسی کفر کی حالت میں تباہ و برباد ہو جائیں کہ ان سائنسی تجزیوں میں بھی ہر اس بندے کے لیے جو اللہ کی طرف متوجہ ہو بے شمار دلائل موجود ہیں۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۱۰ تا ۲۱ — وَمَنْ يَّقْنُتْ ۲۲ / ۸

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ
اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿۱۰﴾

اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے برتری بخشی تھی اے پہاڑو ان کے ساتھ تسبیح کرو اور پرندوں کو (ان کا مسخر کر دیا) اور ان کے لیے ہم نے لوہے کو نرم کر دیا ﴿۱۰﴾

10. And assuredly We gave David grace from Us, (saying): O ye hills and birds, echo his psalms of praise! And We made the iron supple unto him,

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾

کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو اندازہ سے جوڑو اور نیک عمل کرو جو عمل تم کرتے ہو میں ان کو دیکھنے والا ہوں ﴿۱۱﴾

11. Saying: Make thou long coats-of-mail and measure the links (thereof). And do ye right. Lo! I am Seer of what ye do.

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ
رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ
وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ
بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا
نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾

اور ہوا کو ہم نے سلیمان کا تابع کر دیا تھا اس کی صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی اور شام کی منزل بھی مہینے بھر کی ہوتی اور ان کیلئے ہم نے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا اور جنوں میں سے ایسے تھے جو ان کے پروردگار کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے تھے اور جو کوئی ان میں ہمارے حکم سے پھریگا اس کو ہم (جہنم کی) آگ کا مزہ چکھائیں گے ﴿۱۲﴾

12. And unto Soloman (We gave) the wind, whereof the morning course was a month's journey and the evening course a month's journey, and We caused the fount of copper to gush forth for him, and (We gave him) certain of the jinn who worked before him by permission of his Lord. And such of them as deviated from Our command, them We caused to taste the punishment of flaming fire.

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَاۗءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ
وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ
رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَ
قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾

وہ جو چاہتے یہ ان کے لئے بناتے یعنی قلعے اور مجسمے ۲۲۶ اور (بڑے بڑے) لگن جیسے تالاب اور دیگیں جو ایک ہی جگہ رکھی رہیں اے داؤد کی اولاد (میرا) شکر کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں ﴿۱۳﴾

13. They made for him what he willed: synagogues and statues, basins like wells and boilers built into the ground. Give thanks, O House of David! Few of My bondmen are thankful.

14. And when We decreed death for him, nothing showed his death to them save a creeping creature of the earth which gnawed away his staff. And when he fell the jinn saw clearly how, if they had known the unseen, they would not have continued in despised toil.

پھر جب ہم نے اُن کے لئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی
چیز سے اُن کا مرنا معلوم نہ ہوا مگر گھن کے کیڑے سے
جو اُن کے عصا کو کھاتا رہا جب عصا گر پڑا تب جنوں
کو معلوم ہوا (اور کہنے لگے) کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے
تو ذلت کی تکلیف میں نہ رہتے ﴿۱۴﴾

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ
عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ
مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن
لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي
الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿۱۴﴾

15. There was indeed a sign for Sheba in their dwelling-place: Two gardens on the right hand and the left (as who should say): Eat of the provision of your Lord and render thanks to Him. A fair land and an indulgent Lord!

(اہل) سبا کے لئے اُن کے مقام بود و باش میں ایک نشانی
تھی (یعنی) دو باغ (ایک) داہنی طرف اور (ایک)
بائیں طرف اپنے پروردگار کا رزق کھاؤ اور اُس کا شکر کرو۔
(یہاں تمہارے رہنے کو یہ) پاکیزہ شہر ہے اور (وہاں بخشنے کو) خدائے غفار ﴿۱۵﴾

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ
عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ
رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ
وَرَبٌّ غَفُورٌ ﴿۱۵﴾

16. But they were froward, so We sent on them the flood of Iram, and in exchange for their two gardens gave them two gardens bearing bitter fruit, the tamarisk and here and there a lote-tree.

تو اُنہوں نے (شکرگزاری سے) منہ پھیر لیا پس ہم نے اُن پر
زور کا سیلاب چھوڑ دیا اور اُنہیں اُن کے باغوں کے بدلے
دو ایسے باغ دیئے جن کے میوے بدمزہ تھے اور جن میں
کچھ تو جھاؤ تھا اور تھوڑی سی بیریاں ﴿۱۶﴾

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ
وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ
أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن
سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿۱۶﴾

17. This We awarded them because of their ingratitude. Punish We ever any of the ingrates?

ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ﴿۱۷﴾ یہ ہم نے اُن کی ناشکری کی اُن کو سزا دی اور ہم سزا ناشکرے ہی کو دیا کرتے ہیں ﴿۱۷﴾

18. And We set, between them and the towns which We had blessed, towns easy to be seen, and We made the stage between them easy, (saying): Travel in them safely both by night and day.

اور ہم نے اُن کے اور (شام میں) اُن بستیوں کے درمیان جنہیں ہم نے برکت دی
تھی (ایک دوسرے کے متصل) دیہات بنائے تھے جو سامنے نظر آتے تھے اور
اُنمیں آمد و رفت کا اندازہ مقرر کر دیا تھا کہ رات دن بےخوف و خطر چلتے رہو ﴿۱۸﴾

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي
بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا
السَّيْرَ ۖ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ﴿۱۸﴾

19. But they said: Our Lord! Make the stage between our journeys longer. And they wronged themselves, therefore We made them bywords (in the land) and scattered them abroad, a total scattering. Lo! herein verily are portents for each steadfast, grateful (heart)

تو اُنہوں نے دعا کی کہ اے پروردگار ہماری مسافتوں میں بُعد (اور طول)
پیدا کر دے اور (اس سے) اُنہوں نے اپنے حق میں ظلم کیا تو ہم نے (انہیں)
نابود کر کے اُنکے افسانے بنا دیئے اور اُنہیں بالکل منتشر کر دیا
اس میں ہر صابر و شاکر کے لئے نشانیاں ہیں ﴿۱۹﴾

فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَ
ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ
وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿۱۹﴾

20. And Satan indeed found his calculation true concerning them, for they follow him, all save a group of true believers.

اور شیطان نے اُنکے بارے میں اپنا خیال سچ کر دکھایا کہ مومنوں
کی ایک جماعت کے سوا وہ اُسکے پیچھے چل پڑے ﴿۲۰﴾

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ
فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۰﴾

21. And he had no warrant whatsoever against them, save that We would know him who believeth in the Hereafter from him who is in doubt thereof; and thy Lord (O Muhammad) taketh note of all things.

اور اُس کا اُن پر کچھ زور نہ تھا مگر (ہمارا) مقصود یہ تھا کہ
جو لوگ آخرت میں شک رکھتے ہیں اُنسے اُن لوگوں کو جو اس پر ایمان رکھتے
ہیں ممیز کر دیں۔ اور تمہارا پروردگار ہر چیز پر نگہبان ہے ﴿۲۱﴾

وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ
مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي
شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿۲۱﴾

اسرار و معارف

داؤد علیہ السلام کو ہم نے بہت زیادہ نعمتیں عطا کیں۔ یہاں تک کہ پہاڑوں اور پرندوں تک کو حکم دیا کہ ان

اللہ کی بہت بڑی نعمت

کے ساتھ میری تسبیح کرو۔ مفسرین کے مطابق پہاڑ اور پرندے داؤد علیہ السلام کے ساتھ اس طرح ذکر کرتے تھے کہ عام سننے والا بھی سنتا تھا اور یہ اس تسبیح کے علاوہ بھی جو ہر شے کرتی ہے یعنی اگر کسی کے ساتھ بہت سے افراد اللہ کا ذکر کرنے لگ جائیں تو یہ اللہ کا بہت بڑا انعام ہے جو اس کے خاص بندوں کو نصیب ہوتا ہے نیز ان کے لیے بطورِ معجزہ لوہے کو نرم کر دیا کہ لوہے کی زرہیں بنا کر تیار کریں اور حکم دیا کہ زرہ کی کڑیاں خوبصورت انداز میں جوڑیں۔ سب سے پہلے سامانِ جنگ میں لوہے کا لباس

سامانِ حرب میں زرہ کی ایجاد

حضرت داؤد علیہ السلام نے ایجاد کیا اور انہیں خوبصورت انداز میں بنانے کا حکم بھی اس بات پر گواہ ہے کہ تخلیقِ باری میں تحقیق کر کے انسانی فلاح کے لیے نئی اور خوبصورت اور مفید اشیاء ایجاد کرنا عین اسلام ہے اور ان تمام نعمتوں سے آپ کی گردن اور جھک جائے اور نیکی کے کام کریں یعنی انسان کو اگر اللہ کی نعمتیں میسر ہوں تو شکر ادا کرنے کے لیے اطاعت اور عبادت میں زیادہ کوشش کرے اس لیے کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

اور سلیمان (علیہ السلام) کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے لیے صبح و شام مہینہ مہینہ بھر کی مسافت طے کر دیتی

ہوائی جہاز

تھی۔ یعنی ہوائی جہاز کی صنعت سلیمان علیہ السلام کو عطا ہوئی تھی۔ اور وہ اس پر سوار ہو کر ایک روز میں دو ماہ کی مسافت طے فرمایا کرتے تھے مفسرین کرام کے مطابق وہ اپنے لاؤ لشکر سمیت سفر کرتے تھے تو خواہ آج کی طرح انجن نہ ہوں صرف ان کے حکم پر ہوا لے اُڑتی ہو تو بھی اس کی کوئی صورت تو ہوتی ہوگی جس پر اس قدر لوگ آرام سے سوار ہوتے ہوں گے اور تیز ہوا اور موسمی اثرات سے محفوظ اپنی منزل پر پہنچ پاتے ہوں گے یعنی ہوائی جہاز کی ایجاد حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمائی۔ دوسرا بڑا معجزہ یہ تھا کہ ان کے لیے تانبے کا چشمہ جاری فرما دیا۔ زمین سے پگھلا ہوا تانبہ اُبلتا تھا جس سے وہ مختلف اشیا بنوایا کرتے تھے اور جنات کو ان کے لیے مسخر کر دیا تھا کہ ان کے حکم پر ان کی خدمت کرتے اور بہت سے کام کر دیا کرتے تھے اور اگر کوئی ان کے حکم سے سرتابی

کی جرأت کرتا جبکہ اللہ نے اطاعت کرنے کا حکم دیا تھا تو وہ جہنم کے عذاب کا مستحق قرار پاتا۔

تسخیرِ جنات اور عامل حضرات

تسخیرِ جنات بھی اللہ کی طرف سے معجزہ تھا کسی عمل یا وظیفہ کا نتیجہ نہ تھا اسی طرح بطورِ کرامت صحابہ کرامؓ میں سے بہت سے نام تفسیر سراج منیر میں نقل فرماتے گئے ہیں کہ جنات جن کی خدمت کرتے اور ان کے ذاتی کام کر دیا کرتے تھے مثلاً حضرت عمرؓ بن الخطاب، ابو ایوب انصاریؓ، زید بن ثابتؓ، معاذؓ بن جبل، ابی ابن کعب اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم مگر یہ بھی کسی عمل کا نتیجہ نہ تھا محض اللہ نے مسخر کر دیئے تھے اسی طرح اولیاء اللہ سے بھی ثابت ہے، رہے عامل تو عاملوں کی اکثریت اعمالِ بد اور کفریہ کلمات سے شیاطین کو مسخر کرنے میں لگی رہتی ہے جو ان کفریہ کلمات کے باعث کچھ نہ کچھ کام ضرور کر دیتے ہیں اس طرح اس عامل سے مخلوق کو گمراہ کرنے کا کام لیتے ہیں گویا جنات کی بجائے خود عامل ان کا غلام بن جاتا ہے جب کہ کاملین کسی تسخیری عمل کے محتاج نہیں ہوتے محض اللہ کی عطا سے ان کی اطاعت کرتے ہیں۔

اور حضرت سلیمان علیہ السّلام کو اللہ نے یہ طاقت بخشی کہ وہ جنات سے حکماً اور جبراً بھی بیگار لے سکتے تھے مگر ان کی اطاعت کرنے کا حکم تشریعی طور پر بھی تھا کہ جنات میں سے جو ان کی اطاعت نہ کرے گا اگرچہ وہ اس سے بیگار لینے پر تو قادر ہوں گے مگر خود وہ اللہ کے عذاب کی گرفت میں آجائے گا۔

صاحبِ معارف القرآن نقل فرماتے ہیں کہ جنات کی تسخیر اگر بغیر کسی قصد و عمل کے منجانب اللہ ہو جائے جیسا کہ سلیمان علیہ السّلام اور بعض صحابہ کرامؓ کے متعلق ثابت ہے تو وہ معجزہ یا کرامت میں داخل ہے اور جو تسخیر عملیات کے ذریعہ کی جاتی ہے اگر اس میں کلمات کفریہ یا اعمالِ کفریہ ہوں تو کفر اور صرف معصیت پہ مشتمل ہوں تو گناہِ کبیرہ ہے۔ اور جن عملیات میں ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جن کے معنی معلوم نہیں ان کو بھی فقہا نے ناجائز کہا ہے۔ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اگر یہ عمل تسخیر اسماءِ الٰہیہ یا آیاتِ قرآنی کے ذریعہ ہو اور نجاست وغیرہ کے استعمال جیسی کوئی معصیت نہ ہو وہ بھی اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ مقصود اس سے جنات کی ایذا سے خود بچنا یا دوسرے مسلمانوں کو بچانا ہو یعنی دفع مضرت مقصود ہو جلبِ منفعت مقصود نہ ہو کیونکہ اگر اس کو کسبِ مال کا پیشہ بنایا گیا تو جائز نہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام جس کام کا ارشاد فرماتے جنات خدمت کے لیے کمربستہ رہتے تھے اور ان سے تعمیرات کا کام لیتے نیز بڑے بڑے برتن تانبے وغیرہ کے بنواتے جو ہلائے نہ ہلیں جن میں لاؤ لشکر کے لیے کھانا تیار

ہو، اور نقش و نگار اور مکانات اور کمروں کی سجاوٹ کے لیے مختلف تصاویر بناتے کہ تختِ سلیمان علیہ السلام پر بھی پرندوں کی تصاویر ہونا ملتا ہے۔ اور یہ سب ان کی شریعت میں یقیناً جائز تھا۔ اسلام میں تصویر بنانا صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حرام ہے۔ نیز اس میں دو رائے ہیں جن پر دونوں طرف دلائل موجود ہیں کہ یہاں تمثیل ارشاد ہے ایسے ہی حدیث شریف میں بھی اور تمثیل مجسمہ ہوتی ہے جیسے کسی پرندے یا جانور کا بُت بنایا جائے اور یہ ناجائز ہے جبکہ نقش پہ یہ حکم لاگو نہیں ہوتا۔ اسی جواز کی بنا پر مسجد نبوی، حرم اور حج وغیرہ کی تصاویر لی جاتی ہیں یا ٹی وی کیمرے نصب ہیں اور دوسری رائے نقش کے بھی خلاف ہے کہ یہ سب حرام ہے مگر آج کل کی ضرورت کہ شناختی کارڈ پر یا مجرموں کی شناخت وغیرہ اور دوسرے امور کے لیے تو حرج نہیں اور اگر اس میں تقدس سمجھا جائے تو درست نہ ہوگا۔ واللہُ اَعلَم۔

تصویر

یہ سب ارشاد فرما کر فرمایا کہ اولادِ داؤد علیہ السلام میں نے تم پر بہت احسانات فرمائے لہٰذا میرا شکر ادا کیا کرو کہ میرے بندوں میں کم ہی ایسے ہوں گے جنہیں شُکر کرنا نصیب ہو۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس حقیقت کا اعتراف کہ یہ نعمت اللہ نے عطا کی ہے اس حد تک کہ اس نعمت کو اس کی مرضی کے مطابق صرف کرے دولت ہو طاقت و اقتدار یا علم تو یہ شُکر ہے۔ منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا بارِ الٰہ میرا شُکر کرنا بھی تو تیری دی ہوئی توفیق سے ہے پھر شکر کیسے ادا ہو تو فرمایا کہ "اب تو نے شکر کیا ہے" کہ اکثر انسان نعمتوں کا حصول اپنا ذاتی کمال سمجھتے ہیں اور اپنی پسند سے خرچ اور استعمال کرتے ہیں یہی بہت بڑی ناشکری ہے۔

شُکر

دنیا پر حکومت پرندوں حیوانوں ہواؤں اور جنات پر تسلط رکھنے والے سلیمان علیہ السلام کو بھی دنیا سے رخصت ہونا تھا اور ان کی یہ رخصتی بھی عجیب تھی کہ بیت المقدس کی تعمیر حضرت داؤد علیہ السلام نے شروع کی تھی پھر سلیمان علیہ السلام کے عہد میں بھی کام ہوتا رہا۔ حتّٰی کہ آپ کا وقتِ رخصت آ گیا ہنوز کام باقی تھا جن ایک سرکش قوم تھی کہ اگر انہیں آپ کے وصال کی خبر ہوتی تو کام چھوڑ جاتے چنانچہ اللہ کے حکم سے آپ اپنے اس حُجرہ میں جو شیشہ سے بنا تھا اور جہاں سے کام کا معائنہ فرمایا کرتے تھے اپنی لاٹھی کے سہارے کھڑے ہو گئے اور روح قبض ہو گئی انبیاء علیہ السلام کی موت میں قبض روح سے مراد ہوتا ہے کہ اس کا تعلق اس عالم سے بدل کر برزخ سے جڑ جاتا ہے ورنہ

قیام اسی جسم میں زندوں کی طرح ہوتا ہے اس پر حضرت مولانا اللہ یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ حیات النبی دیکھیے۔

اور وجود مبارک کھڑا رہا جب معائنہ فرمانے کا وقت ہوتا تو پردے ہٹا دیئے جاتے اور سب کو پتہ چلتا کہ آپ کھڑے ہو کر ملاحظہ فرما رہے ہیں کسی جن تک کو بھی آنکھ اٹھانے کی یا قریب جانے کی جرأت نہ ہوتی نہ ہی سوائے چند خواص کے اہلِ دربار کو پتہ چلا اور یُوں مزید ایک سال میں تعمیر مکمل ہوئی تب آپ کی لاٹھی کو دیمک نے کھا لیا اور وجود مبارک گر گیا تب جنات کو پتہ چلا کہ آپ کا تو وصال ہو چکا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر جنات کو غیب کا پتہ ہوتا تو سال بھر اس مشقت کی ذلت میں کیوں گرفتار رہتے۔

جنات اور علمِ غیب

جنات چونکہ لمحوں میں لمبی لمبی مسافتیں قطع کر سکتے ہیں نیز بہت گھومتے بھی ہیں تو دُور دراز کی خبریں جب لوگوں کو دیتے تو یہ اعتقاد بن گیا کہ یہ غیب جانتے ہیں جو کہ درست نہ تھا لہٰذا یہاں نفی فرما دی کہ اگر غیب جانتے تو سال بھر مشقت میں مبتلا نہ رہتے۔

قومِ سبا کا تذکرہ

قومِ سبا جن میں سے ملکہ بلقیس بھی تھیں بڑی خوشحال قوم تھی اللہ کریم نے انہیں بہت سی نعمتوں سے نوازا تھا کہ ان کا علاقہ پہاڑوں اور وادیوں سے بھرا تھا چنانچہ شہر مارب سے اوپر انہوں نے بہت بڑا بند باندھا جو بارش کے پانی سے بھر جاتا اور سال بھر اس سے نہریں جاری رہتیں جو راستوں کے ساتھ ساتھ چلتی تھیں اور راستوں کے دونوں طرف باغات کو سیراب کرتی تھیں چنانچہ سال بھر کے ہر موسم کے پھل مسافر تک کو نصیب رہتے اور ان کے شہر بہت خوبصورت اور صاف ستھرے تھے ظاہر ہے جہاں اسباب معیشت مضبوط ہوں گے آبادیاں یقیناً خوبصورت ہوں گی اور ان سب نعمتوں کے ساتھ سب سے بڑی نعمت اللہ کی مغفرت تھی کہ اس کو یاد کرتے اس کی عظمت کا اقرار کرتے رہتے تو بتقاضائے بشریت اگر خطا بھی ہو جاتی تو اس کی مغفرت اور بخشش ان کی دستگیری کو موجود تھی، مگر آہستہ آہستہ یہ خوشحالی ان کو راس نہ آئی اور اللہ کی اطاعت سے دُور لے گئی چنانچہ انہوں نے "اعراض" کیا یعنی عظمت الٰہی کو بھول گئے اور خاطر تک میں نہ لائے تو وہی بند اور پانی جو نعمتوں کا سبب تھا عذاب کا باعث بن گیا اللہ نے چُوہے مسلط کر دیئے جنہوں نے بند کھوکھلا کر دیا اور جب سیلاب آیا تو بند ٹوٹ کر تباہی کا سبب بن گیا۔ جہاں کبھی باغات لہلہاتے تھے وہاں ویرانیاں باقی بچ رہیں اور جنگلی جھاڑ جھنکار پیدا ہو گئے شہر اور آبادیاں ویران ہو گئیں قوم ہلاک ہو گئی

اور رونقیں اُجڑ کر عبرت کا سامان بن گئیں۔ یہ سب سزا انہیں ان کے کفر اور ناشکری کی وجہ سے ملی اور ناشکری کا بدلہ اس کے سوا ہو بھی کیا سکتا ہے لہٰذا گستاخوں کو ایسی ہی سزا اور یہی انجام نصیب ہوتا ہے ورنہ ان پر صرف یہی نہیں بلکہ اللہ کا یہ احسان تھا کہ دُور دراز کے شہروں تک راستوں میں مناسب فاصلوں پر ان کی آبادیاں موجود تھیں اور

آبادیاں اور امن

ان میں امن و امان تھا کہ دورانِ سفر ٹھنڈی سڑکیں، پھل پانی کی نہریں اور ٹھہرنے کیلئے جگہ جگہ آبادیاں موجود تھیں نہ چور کا خطرہ نہ ڈاکو کا ڈر گویا یہ سب بہت بڑے انعامات ہوں اگر کسی کو بھی نصیب ہوں اور قیامِ امن اور آبادی و خوشحالی کے لیے کوشش کرنا گویا حصولِ برکات کے لیے محنت شمار ہوتی ہے مگر ناشُکری دیکھیے کہ کہتے تھے ہمیں تو سفر کا مزہ ہی نہیں ملتا راستے ویران ہوتے بھوک پیاس لگتی اس کا سامان کرنا پڑتا تو مزہ آتا پھر نہ چور کا ڈر نہ ڈاکو کا خطرہ تو بھلا سفر کا لطف ہی کیا اور دعا کرتے کہ خدایا یہ ایک سی زندگی مزیدار نہیں ہے اسے تبدیل کر دے ہمارے سفر لمبے اور ویران راستوں پر ہوں اور خطرات کا مقابلہ ہو تو زندگی کا پتہ چلے یہ کہہ کر انہوں نے خود اپنے ساتھ زیادتی کی اور امن اور خوشحالی جیسی نعمت کو ٹھکرا دیا جس پر عذابِ الٰہی وارد ہوا اور انہیں تباہ و برباد کر دیا اور جو بچ گئے وہ ٹکڑوں میں بٹ کر محض افسانوں میں بس گئے کہ سبا کا دادا جس کا نام عبدشمس تھا یہی وہ شاہِ یمن تھا جس نے مکہ مکرمہ پر قبضہ کر کے اہلِ مکہ کو قید کر لیا تھا اور پھر بیماری میں مبتلا ہونے کے باعث انہیں آزاد کیا عزت دی اور تحقیقِ کتب سے پتہ چلایا کہ یہاں نبی آخر الزماں مبعوث ہوں گے تو اسی نے کچھ علماء کو یثرب آباد کرنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ کے نام خط دیا جس میں آرزو کی کہ اگر میں آپ کا زمانہ پاؤں تو خدمت کر کے سعادت حاصل کروں جو ہجرت مدینہ پر آپ کو حضرت ابو ایوبؓ انصاری نے پیش کر دیا تھا یہ سب اس کی اولاد اور بڑے دبدبے والے لوگ تھے مگر بہت سے اِدھر اُدھر بھاگ گئے اور شام اور عرب کی وادیوں میں جا بسے اور بہت سے سیلاب میں بہہ گئے یوں سلطنت آبادیاں اور سب رعب و دبدبہ رخصت ہو کر تباہ و برباد اور تباہ حال ہو گئے۔ ان کی داستان باعثِ عبرت بن گئی بلکہ صبر اور شکر کرنے والوں کے لیے تو اس میں بہت بڑا سبق ہے کہ اللہ کی طرف سے مشکل حالات آئیں تو صبر کرے لیکن خوشحالی میں بھی شکر ضروری ہے جو مصیبت پر صبر سے مشکل ہے اور صبر و شکر کرنے والے ہی اللہ کی رضا کو پانے والے ہیں۔

یہ تو ایسے نالائق ثابت ہوئے کہ ابلیس کا گمان جو اس نے روزِ ازل کیا تھا کہ اولادِ آدم علیہ السلام میری بات

مانے گی انہوں نے سچ کر دکھایا اور واقعی اس کے پیروکار بن گئے سوائے چند خوش نصیبوں کے جو ایمان پر قائم رہے حالانکہ
شیطان ان سے زبردستی ایسا نہیں کروا سکتا تھا سوائے اس کے کہ یہ تو خود ہماری طرف سے آزمائش ہے کہ سامنے
آجائے اور واضح ہو جائے کہ کون آخرت پر یقین رکھتا ہے اور کون ہے جو محض ماننے کی بات کرتا حالانکہ اسے
یقین نہیں بلکہ دل میں شک رکھتا ہے ورنہ اے بندے تیرا پروردگار ہر شے سے حفاظت کرنے پر قادر ہے ابلیس
ہو یا برائی کی کوئی طاقت تیرا کچھ بگاڑ نہیں سکتی جب تک تو خود اپنے پروردگار کو چھوڑ کر اس کے پیچھے نہ چل دے۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۲۲ تا ۳۰ — وَمَنْ يَّقْنُتْ ۲۲/۹

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾

کہہ دو کہ جن کو تم خدا کے سوا (معبود) خیال کرتے ہو ان کو بلاؤ۔ وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ بھر چیز کے بھی مالک نہیں ہیں اور نہ ان میں ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار ہے ﴿٢٢﴾

22. Say (O Muhammad): Call upon those whom ye set up beside Allah! They possess not an atom's weight either in the heavens or the earth, nor have they any share in either, nor hath He an auxiliary among them.

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾

اور خدا کے ہاں (کسی کیلئے) سفارش فائدہ نہ دیگی مگر اس کیلئے جس کے بارے میں وہ اجازت بخشے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے اضطراب دور کر دیا جائیگا تو کہیں گے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے۔ (فرشتے) کہیں گے کہ حق (فرمایا ہے) اور وہ عالی رتبہ اور گرامی قدر ہے ﴿٢٣﴾

23. No intercession availeth with Him save for him whom He permitteth. Yet, when fear is banished from their hearts, they say: What was it that your Lord said? They say: The Truth. And He is the Sublime, the Great.

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾

پوچھو کہ تم کو آسمانوں اور زمین سے کون رزق دیتا ہے؟ کہو کہ خدا اور ہم یا تم (یا تو) سیدھے رستے پر ہیں یا صریح گمراہی میں ﴿٢٤﴾

24. Say: Who giveth you provision from the sky and the earth? Say: Allah. Lo! we or you assuredly are rightly guided or in error manifest.

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾

کہہ دو کہ نہ ہمارے گناہوں کی تم سے پرسش ہوگی اور نہ تمہارے اعمال کی ہم سے پرسش ہوگی ﴿٢٥﴾

25. Say: Ye will not be asked of what we committed, nor shall we be asked of what ye do.

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾

کہہ دو کہ ہمارا پروردگار ہم کو جمع کریگا پھر ہمارے درمیان انصاف کیساتھ فیصلہ کر دیگا اور وہ خوب فیصلہ کرنیوالا اور صاحب علم ہے ﴿٢٦﴾

26. Say: Our Lord will bring us all together, then He will judge between us with truth. He is the All-knowing Judge.

قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَاۗءَ كَلَّا ۭ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾

کہو کہ مجھے وہ لوگ تو دکھاؤ جن کو تم نے شریک (خدا) بنا کر اسکے ساتھ ملا رکھا ہے۔ کوئی نہیں بلکہ وہی (اکیلا) خدا غالب (اور) حکمت والا ہے ﴿٢٧﴾

27. Say: Show me those whom ye have joined unto Him as partners. Nay (ye dare not)! For He is Allah, the Mighty, the Wise.

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾

اور (اے محمد) ہم نے تم کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿٢٨﴾

28. And We have not sent thee (O Muhammad) save as a bringer of good tidings and a warner unto all mankind; but most of mankind know not.

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٩﴾

اور کہتے ہیں اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب وقوع میں آئے گا؟ (۲۹)

29. And they say: When is this promise (to be fulfilled) if ye are truthful?

قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٠﴾

کہہ دو کہ تم سے ایک دن کا وعدہ ہے جس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہو گے نہ آگے بڑھو گے (۳۰)

30. Say (O Muhammad): Yours is the promise of a Day which ye cannot postpone nor hasten by an hour.

اسرار و معارف

آپ اپنے مخاطبین سے بھی فرما دیجیے کہ اپنے مشرکانہ عقاید میں اللہ کے علاوہ جن بُتوں سے تم نے اُمیدیں وابستہ کر رکھی ہیں ان کی بھی کوئی حیثیت نہیں کہ اگر پہلی اُمتوں پر آنے والے عذاب کو کوئی نہیں ٹال سکا تو تمہارے معبودانِ باطلہ بھی تمہیں کوئی مدد نہ پہنچا سکیں گے اس لیے کہ کائنات میں وہ کسی ذرہ بھر شئے کے مالک نہیں نہ ان کی ذاتِ باری کی ملکیت میں کسی طرح کی کوئی شراکت ہے اور نہ ہی ان میں یہ استعداد ہے کہ کسی کی مدد کر سکیں اگر تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ ان کی شراکت تو نہیں لیکن یہ اللہ کریم کے نزدیک سفارش کر سکتے ہیں تو ان میں سفارش کرنے کی بھی استعداد نہیں کہ ان کی کوئی حیثیت ہی نہیں جبکہ اس کی بارگاہ میں سفارش بھی ہر کوئی نہیں کر سکتا صرف اس کی بارگاہ کی مقبول ہستیاں اور وہ بھی تب جب انہیں کسی معاملہ میں سفارش کی اجازت عطا ہو کر سکتی ہیں اس کے باوجود اس بارگاہ کے مقرب فرشتے تک لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ جب کبھی انہیں اس بارگاہِ عالی سے کچھ ارشاد ہوتا ہے تو عظمتِ الٰہی سے مدہوش ہو جاتے ہیں تا آنکہ جب ان کے دلوں سے ہیبت دُور ہو چکے تو آپس میں ایک دوسرے سے مشورہ کرتے ہیں کہ بارگاہِ عالی سے کیا ارشاد ہُوا تھا اور تحقیق کے بعد تعمیلِ ارشاد پر کمر باندھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کا ارشاد حق ہے اور وہ بہت عالی ہے سب سے اوپر۔ اور یہ ایسی روشن حقیقت ہے کہ یہ خود بھی جانتے ہیں بھلا ان سے پوچھیے کہ ارض و سما میں کون ایسی ہستی ہے جو سب کو رزق پہنچا رہی ہے جواب ان کے پاس اس کے سوا نہ ہوگا کہ صرف اللہ تو آپ بھی فرما دیجیے کہ سب کا پروردگار صرف اللہ ہے کہ اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ اب تمہارا عقیدہ مختلف ہے کہ تم اللہ کے علاوہ بھی دوسروں کی پوجا کرتے ہو اور ان سے امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں جبکہ ہمارا سب بھروسہ

طریقِ مناظرہ

ایک ذات پر ہے یعنی صرف اللہ پر اور دونوں باتیں بیک وقت درست ثابت نہیں ہو سکتیں کہ توحید بھی درست اور شرک بھی صحیح لہٰذا ایک فریق یقیناً گمراہ ہے خود اندازہ کر لو کہ

کون ہو سکتا ہے یہاں اصولِ مناظرہ واضح ہو گیا کہ دلائلِ عقلی و نقلی سے حق کو ثابت کر دیا جائے نہ کہ محض مقابل کی شکست ہی مطلوب ہو اور پھر اپنی بات دوسروں پہ مسلط نہ کی جائے لہٰذا ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تمہارے گمان کے مطابق ہم غلطی پر ہیں، تو ہمارے جرائم کی پرسش تم لوگوں سے نہ ہو گی کہ تم کوئی جھگڑا کھڑا کر دو اور اگر تم غلطی پر ہو تو اس کا خمیازہ تم ہی بھگتو گے لہٰذا ہمیں اس کی فکر نہ چاہیے رہی یہ بات کہ حق واضح ہونا چاہیے تو وہ وقت بھی بہت جلدی آ رہا ہے جب ہمارا پروردگار ہم تم سب کو یکجا جمع فرما کر خود حق و باطل کا فیصلہ فرما دے گا کہ وہی حقیقتاً فیصلہ کرنے والا ہے جسے ہر شے اور ہر بات کا علم ہے بھلا جن باطل معبودوں کو تم اللہ سے ملاتے ہو اور ان کی عبادت بھی کرتے ہو ان سے اُمیدیں باندھ رکھی ہیں ان کی حیثیت کیا ہے اس طرح دلائل سے ہم پر ثابت تو کرو بلکہ تم ایسا کر ہی نہیں سکتے کہ اللہ بہت ہی بڑا غالب ہے سب پر اور وہ دانا تر ہے ان سب امور سے واقف ہے یہ اس کی حکمتِ بالغہ ہے کہ تمہیں موقع بخشتا جا رہا ہے رہی یہ بات کہ

آپ ﷺ کی نبوّت سب انسانوں اور سب زمانوں کے لیے

بھلا ہم تمہیں یہ سب کیوں کہتے ہیں تو اس لیے کہ ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا ہے اور آپ کا منصب عالی ہے کہ نیک عمل کرنے والوں کو ان کے نیک انجام کی بشارت دیں اور بدکاروں کو اعمالِ بد کے نتائج سے مطلع فرمائیں یعنی آپ ﷺ کی نبوت بیک وقت روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے لیے اور ہمیشہ کے لیے ہے آج بھی آپ ﷺ ہی نبی ہیں اور آنے والی نسلوں کے نبی بھی آپ ﷺ ہیں کوئی نیا نبی نہ آئے گا لہٰذا آپ ﷺ کا ہر اُمتی آپ ﷺ کے پیغام کو پہنچانے اور حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کرنے کا ذمہ دار ہے مگر افسوس ہے اُن بدبختوں پر کہ ایک کثیر تعداد انسانوں کی اس حقیقت سے بے خبر ہے بلکہ اُلٹا مذاق اڑاتے ہیں بھلا وہ دن کہاں جب فیصلہ ہو گا اور جس کا آپ وعدہ سناتے ہیں انہیں فرما دیجیے کہ تم سب کے لیے ایک روز کا وعدہ ہے جسے تم ٹال نہ سکو گے اور جو کبھی آگے پیچھے نہ ہو گا جیسے وقتِ مقررہ پر مر جاتے ہو اور کچھ نہیں کر سکتے اسی طرح وقتِ مقررہ پر میدانِ حشر میں بھی حاضر ہو جاؤ گے۔

رکوع نمبر ۴   آیات ۳۱ تا ۳۶   وَمَنْ يَّقْنُتْ ۲۲/۱۰

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نہ تو اس قرآن کو مانیں گے

31. And those who disbelieve say: We believe not in this

الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ وَلَوْ
تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ۚۖ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضِ ۨالْقَوْلَ ۚ
یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ
اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾
قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا
اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰی بَعْدَ اِذْ
جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۲﴾
وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا
بَلْ مَكْرُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ
نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا
النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا
الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ
یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾
وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا
قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾
وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ
وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾
قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ
وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

اور نہ ان (کتابوں) کو جو اُن سے پہلے کی ہیں۔ اور کاش (ان
ظالموں کو تم اُس وقت دیکھو جب یہ اپنے پروردگار کے
سامنے کھڑے ہونگے اور ایک دوسرے سے رد و کد کر رہے
ہونگے۔ جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑے لوگوں سے
کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہو جاتے (۳۱)
بڑے لوگ کمزوروں سے کہیں گے کہ بھلا ہم نے تم کو
ہدایت سے جب وہ تمہارے پاس آچکی تھی روکا تھا
(نہیں) بلکہ تم ہی گنہگار تھے (۳۲)
اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے (نہیں) بلکہ (تمہاری)
رات دن کی چالوں نے (ہمیں روک رکھا تھا) جب تم
ہم سے کہتے تھے کہ ہم خدا سے کفر کریں اور اُس کا شریک
بنائیں۔ اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو دل میں پشیمان
ہونگے۔ اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔
بس جو عمل وہ کرتے تھے اُنہی کا اُن کو بدلہ ملے گا (۳۳)
اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا
مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ جو چیز تم دے کر بھیجے
گئے ہو ہم اُس کے قائل نہیں (۳۴)
اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ ہم بہت سا مال اور اولاد
رکھتے ہیں اور ہم کو عذاب نہیں ہوگا (۳۵)
کہہ دو کہ میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی
فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ
کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۳۶)

Quran nor in that which was before it; but oh, if thou couldst see, when the wrong-doers are brought up before their Lord, how they cast the blame one to another; how those who were despised (in the earth) say unto those who were proud: But for you, we should have been believers.

32. And those who were proud say unto those who were despised: Did we drive you away from the guidance after it had come unto you? Nay, but ye were guilty.

33. Those who were despised say unto those who were proud: Nay but (it was your) scheming night and day, when ye commanded us to disbelieve in Allah and set up rivals unto Him. And they are filled with remorse when they behold the doom; and We place carcans on the necks of those who disbelieved. Are they required aught save what they used to do

34. And We sent not unto any township a warner, but its pampered ones declared: Lo! we are disbelievers in that which ye bring unto us.

35. And they say: We are more (than you) in wealth and children. We are not the punished!

36. Say (O Muhammad): Lo! my Lord enlargeth the provision for whom He will and narroweth it (for whom He will). But most of mankind know not.

اسرار و معارف

قیامت اور جزا و سزا کی بات سُن کر کفار مذاق اڑاتے اور انکار کرتے ہیں کہ ہم اس قرآن پہ یقین ہی نہیں رکھتے اور نہ اس طرح کی پہلی کتابوں پر جو ایسی بات کرتی ہیں لیکن ان کا انکار قیامت قائم ہونے کو روک تو نہ سکے گا اور اے مخاطب تو دیکھے گا جب یہ سب بدکار اللہ کے حضور پیشی کے لیے کھڑے کیے جائیں گے تو گھبرا کر ایک دوسرے پر

الزام دھرنے لگیں گے۔ عام طبقے کے لوگ خواص سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ایمان قبول کر چکے ہوتے ہماری گمراہی کا

اُمراء اور صاحبِ اقتدار لوگ قوم کو کس طرح گمراہ کرتے ہیں

باعث تم لوگ ہو تو وہ لوگ جواب دینگے بھلا ہم نے تم کو زبردستی تھوڑی روک رکھا تھا یا مُسلمان ہونے پہ کوئی اور پابندی لگا رکھی تھی جب تمہیں دعوتِ ایمان پہنچ رہی تھی اسے ہم نے نہ روکا تو تمہیں ماننے سے کب روکا تھا یہ سب تمہارا اپنا کیا دھرا ہے تب عوام جواب دیں گے کہ تم لوگ تھے جو معاشرے کی تدبیر کرتے تھے تعلیم و تعلّم کا شعبہ تم بناتے تھے معاش اور روزگار تمہارے ہاتھوں میں تھے قانون اور عدالتوں پر تم مسلّط تھے غرض معاشرے پر تمہارا تسلّط تھا تم نے معاشرے کو ایسے ڈھب میں ڈالا کہ ہم ایمان سے دُور ہوتے چلے گئے۔ اور تمہاری شب و روز کی تدابیر نے ہمیں کُفر کا راستہ دکھایا اور غیر اللہ سے اُمیدیں دلوائیں جس کے نتیجے میں ہم حق سے دُور ہو گئے لیکن اندر ہی اندر سب جانتے ہوں گے طبقۂ امراء بھی اپنے کیئے پہ پچھتا رہے ہوں گے کہ واقعی ہم نے بڑی خطا کی اور عوام کو بھی احساس ہوگا کہ ہم نے بھی کچھ نہ سوچا کاش اس وقت حق کا انتخاب کیا ہوتا مگر اپنی ندامت ایک دوسرے سے چھپا رہے ہوں گے لیکن کب تک ابھی تو عذاب صرف سامنے تھا تو یہ حال تھا جب ان کے گلے میں طوق اور زنجیریں پہنا دی جائیں گی اور جہنم میں پھینکے جائیں گے تب صحیح سمجھ سکیں گے اور چلائیں گے مگر بے سود کہ حاصل تو وہی ہوگا جو اپنے عمل سے کما کر لائے تھے اب نہ پچھتانے سے بات بن سکے گی اور نہ فریاد کرنے سے۔ اور ہمیشہ سے یہ حال رہا ہے کہ جب کسی قوم میں اللہ کا نبی مبعوث ہوا اور یہ ان کی خوش نصیبی کہ انہیں بروقت کُفر کے انجامِ بد کی خبر کر دی مگر اقتدار کے نشے میں اندھے لوگوں نے سب سے

اقتدار کا اندھا پن

پہلے اس کو ماننے سے انکار کر دیا اور دلیل یہ دی کہ دیکھو ہمارے پاس مال و دولت بھی ہے اولاد کی نعمت بھی بھلا اگر ہم سے اللہ ناراض ہوتا تو یہ سب مہربانی کیوں کرتا لہٰذا ہم پر وہ خوش ہے ہمیں کبھی عذاب

دولتِ دُنیا اللہ کی رضا کا مظہر نہیں

نہ دے گا انہیں بتا دیجیے کہ دولتِ دنیا اس کی رضامندی کی دلیل نہیں بلکہ محض ایک آزمائش ہے کسی کو زیادہ رزق اور اختیار و اقتدار دے کر آزماتا ہے تو دوسرے پر تنگی بھیج کر اسے پرکھ لیتا ہے۔ رضامندی کی دلیل صرف اطاعت کی توفیق ہے مگر یہ بات اکثر لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ رہی اور وہ نہیں جانتے۔

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ
عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ۡ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ
بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِى الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور تمہارا مال اور اولاد ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا
مقرب بنا دیں ہاں (ہمارا مقرب وہ ہے) جو ایمان لایا
اور عمل نیک کرتا رہا ایسے ہی لوگوں کو انکے اعمال کے سبب
دگنا بدلہ ملیگا اور وہ خاطر جمع سے بالاخانوں میں بیٹھے ہونگے ﴿۳۷﴾

37. And it is not your wealth nor your children that will bring you near unto Us, but he who believeth and doth good (he draweth near). As for such, theirs will be twofold reward for what they did, and they will dwell secure in lofty halls.

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ
اُولٰٓئِكَ فِى الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

جو لوگ ہماری آیتوں میں کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں ہرا
دیں وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے ﴿۳۸﴾

38. And as for those who strive against Our revelations, challenging, they will be brought to the doom.

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ
مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ
الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

کہہ دو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لئے
چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے)
تنگ کر دیتا ہے اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اس کا (تمہیں)
عوض دے گا۔ وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ﴿۳۹﴾

39. Say: Lo! my Lord enlargeth the provision for whom He will of His bondmen, and narroweth (it) for him. And whatsoever ye spend (for good) He replaceth it. And He is the Best of Providers.

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے
فرمائے گا۔ کیا یہ لوگ تم کو پوجا کرتے تھے ﴿۴۰﴾

40. And on the day when He will gather them all together, He will say unto the angels: Did these worship you?

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ
بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ
بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

وہ کہیں گے تو پاک ہے تو ہی ہمارا دوست ہے
نہ یہ۔ بلکہ یہ جنات کو پوجا کرتے تھے۔ اور اکثر ان ہی
کو مانتے تھے ﴿۴۱﴾

41. They will say: Be Thou glorified. Thou art our Protector from them! Nay, but they worshipped the jinn; most of them were believers in them.

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا
وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا
عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾

تو آج تم میں سے کوئی کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کا
اختیار نہیں رکھتا۔ اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ دوزخ کے
عذاب کا جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے مزہ چکھو ﴿۴۲﴾

42. That Day ye will possess no use nor hurt one for another. And We shall say unto those who did wrong: Taste the doom of the Fire which ye used to deny.

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا
مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ
عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ
اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾

اور جب ان کو ہماری روشن آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں
تو کہتے ہیں یہ ایک (ایسا) شخص ہے جو چاہتا ہے کہ جن چیزوں کی
تمہارے باپ دادا پرستش کیا کرتے تھے ان سے تم کو روک دے اور (یہ بھی) کہتے
ہیں کہ یہ (قرآن) محض جھوٹ ہے جو (اپنی طرف سے) بنا لیا گیا ہے اور کافروں کے
پاس جب حق آیا تو اس کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے ﴿۴۳﴾

43. And if Our revelations are recited unto them in plain terms, they say: This is naught else than a man who would turn you away from what your fathers used to worship; and they say: This is naught else than an invented lie. Those who disbelieve say of the truth when it reacheth them: This is naught else than mere magic.

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ
اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾

اور ہم نے نہ تو ان (مشرکوں) کو کتابیں دیں جن کو یہ پڑھتے ہیں
اور نہ تم سے پہلے ان کی طرف کوئی ڈرانے والا بھیجا (مگر انہوں نے تکذیب کی) ﴿۴۴﴾

44. And We have given them no Scriptures which they study, nor sent We unto them, before thee, any warner.

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا
مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾

اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے تکذیب کی تھی اور جو کچھ
ہم نے ان کو دیا تھا یہ اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے
تو انہوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا سو میرا عذاب کیسا ہوا ﴿۴۵﴾

45. Those before them denied, and these have not attained a tithe of that which We bestowed on them (of old); yet they denied My messengers. How intense then was My abhorrence (of them)!

اسرار و معارف

دُنیا کی نعمتوں میں مال اور اولاد بے شک بہت بڑی نعمت ہیں لیکن یہ سب کچھ بلکہ طاقت و اقتدار اور صحت وغیرہ سب عظیم نعمتیں ہیں مگر انہیں اللہ کی رضامندی کی دلیل سمجھ لینا سب سے بڑی جہالت ہے کہ یہ سب کچھ تو کفار و مشرکین کے پاس بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ سب کچھ وہ اپنی حکمت سے تقسیم فرماتا ہے اور اس کی حکمت سے وہ خود ہی واقف ہے ہاں اس کی رضامندی کی دلیل یہ ہے کہ ایمانِ کامل نصیب ہو اور نیک اعمال کی توفیق ارزاں ہو ایسے لوگوں کو یقیناً ان کے اعمال سے کئی گنا زیادہ اجر دیا جائے گا اور یہ لوگ خوبصورت بالاخانوں کے جھروکوں میں مزے سے بیٹھے ہوں گے بغیر کسی قسم کے خوف یا اندیشے کے جبکہ ایسے لوگ جو دنیا میں نہ صرف گمراہ رہے بلکہ احکامِ الٰہی اور دینِ اسلام کو روکنے کی کوشش بھی کرتے رہے اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

جہاں تک رزق کا تعلق ہے تو یہ محض اس کی اپنی تقسیم ہے جسے چاہے زیادہ عطا کر دے اور جسے چاہے اپنے ہی بندوں میں سے تھوڑا عطا کرے یعنی مومنین میں بھی جو اس کے پسندیدہ اور نیک بندے ہیں ان میں بھی ایسے بندے ہیں جنہیں وہ دوسروں کی نسبت کم دولت دیتا ہے۔ اس سے پہلے کی آیت میں عمومی تذکرہ تھا

نیک آدمی امیر بھی ہو سکتا ہے اور غریب بھی

کہ دولت و غربت وہ اپنی مرضی سے اور آزمائش و امتحان کے لیے بانٹتا ہے یہاں عِبَادِہٖ فرما کر یہ ظاہر فرما دیا کہ مومنین میں بھی امارت و غربت دونوں باتیں ہو سکتی ہیں اور آج کے عہد کا یہ تصور کہ اچھے مُسلمان کو ضرور غریب ہی ہونا چاہیے باطل ٹھہرا حالانکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی بہت دولت مند لوگ تھے اور حضرت عثمانؓ تو دولت مندوں کے سردار تھے پھر جب فتوحات نصیب ہوئیں مالِ غنیمت آیا تو حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ و حسینؓ سب بہت امیر لوگ تھے اور یہ اللہ کا انعام تھا بلکہ ایمان کے ساتھ دولت اور قوت نصیب ہو اور بندہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اسے مزید دولت نصیب ہوتی ہے کہ آخرت کی بخشش جو بہت بڑی دولت ہے وہ تو ملتی ہی ہے اکثر دنیا میں بھی مال اور طاقت میں زیادتی نصیب ہوتی ہے ہاں جو خرچ ناجائز کاموں میں کیا جائے اس میں بدلہ دینے کا وعدہ نہیں ہے اور یہ قانون بھی ارشاد ہو گیا کہ دنیا میں بھی جس چیز کا خرچ جتنا بڑھ جائے

جس کی جتنی ضرورت پیدا ہو اللہ کریم اتنی چیز پیدا فرما دیتے ہیں

اللہ کریم وہ شئے اتنی زیادہ پیدا فرما دیتے ہیں اور جس کی ضرورت کم ہوتی جائے وہ شئے کم ہوتی جاتی ہے اور اسے روزمرہ کے استعمال کی چیزوں میں دیکھا جا سکتا ہے اگر عضوِ بدن کو کام سے روک دیں بے کار ہو جائے گا کام کریں تو قوت پائے گا یا جیسے کُتے بلی وغیرہ کہ متعدد بچے دیتے ہیں اور گائے بھیڑ بکری ایک یا دو مگر ہمیشہ تعداد میں گائے بکریاں ریوڑ کے ریوڑ اور کُتے بلی کم ہوتے ہیں۔

جہاں تک ان کے مشرکانہ عقاید کا تعلق ہے تو ایک روز تو سب لوگوں کو یکجا جمع کیا ہی جائے گا اگر اب نہیں مان رہے تو تب انہیں ضرور تسلی ہو جائے گی کہ جب ان کے روبرو فرشتوں تک سے پوچھا جائے گا یعنی یہ کسی انسان کی یا فرشتوں تک کی پوجا کرتے تھے تو ان کے رُوبرو بات ہو جائے گی جیسے دوسری جگہ انبیاء کرام سے پوچھنے کی بات ہے کہ کیا یہ لوگ دنیا میں تمہاری پُوجا کیا کرتے تھے۔ تو وہ عرض کریں گے اے اللہ تو ہر قسم کے باطل عقائد سے بہت بلند اور پاک ہے اور ہماری زندگی تو تیری معیت میں تیرے بھروسے تیری عبادت واطاعت میں گزری یہ تو کبھی ہمارے ساتھ نہ تھے بلکہ یہ تو شیاطین کی پوجا کرتے تھے اور حق یہ ہے کہ اگر کوئی انبیاء، صُلحاء یا فرشتوں کی پوجا کرتا ہے تو وہ تو اس کی بات پر ہرگز راضی نہیں ہیں نہ ایسا کرنے کو کہتے ہیں یہ بات بھی اسے شیطان ہی سکھاتا ہے اور دراصل وہ شیطان ہی کی عبادت کرتا ہے اور کچھ لوگ واقعی جنوں اور شیاطین کو پوجتے ہیں۔ کچھ اعمال میں اُن کی اطاعت کر کے اور کچھ عملیات میں کفر و شرک میں مبتلا ہو کر اور یوں دُنیا کا مفاد حاصل کرنے کی اُمید میں لگے رہتے ہیں۔

لیکن روزِ حشر ارشاد ہو گا کہ آج تو بات واضح ہو گئی کہ تم میں سے کوئی بھی کسی کے لیے کچھ نہیں کر سکتا نہ تو

جنّات و شیاطین بھی کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے

نفع ہی پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان ہی کر سکتا ہے۔ یہ بہت عجیب بات ارشاد ہوئی کہ اکثر لوگ تو دنیا کے نفع کی امید پر عملیاتِ باطلہ اور اعمالِ بد میں مبتلا ہوتے ہیں پھر یہ بھی مشاہدہ ہے کہ جنات لوگوں کو ایذا اور نقصان پہنچاتے ہیں تو حق یہ ہے کہ اگر دنیا میں ان کے باعث چند ٹکے مل بھی گئے تو وہ نقصان ہی ہے کہ آخرت میں سزا کا سبب بنے گا اور اگر راہِ حق پر چلتے ہوئے کسی کافر سے ایذا پہنچی وہ جن ہو یا انسان تو نقصان نہیں ہے کہ آخرت میں انعام اور مغفرت کا سبب بنے گا لہٰذا یہ بات آج بھی واضح ہے ارشادات

نبوی ہیں موجود مگر کفار کو یقین نہیں تو روزِ حشر سامنے دیکھ کر یقین بھی کر لیں گے بلکہ تب تو دوزخ کو بھی مان لیں گے کہ سب کفار کو جن و شیاطین ہوں یا ان کے پجاری حکم ہوگا کہ اب آگ کا عذاب چکھو اور اس میں داخل ہو جاؤ جب کہ زندگی بھر تم اسے ماننے سے انکار کرتے رہے۔ جب ان لوگوں کے

جب حق کی بات کی جائے تو اہلِ اقتدار کو ہوسِ اقتدار گھیر لیتی ہے

سامنے اللہ کی آیات اور اس کے ارشادات بیان کیے جائیں تو یہ بدبخت اس پہ غور نہیں کرتے بلکہ انہیں یہ فکر گھیر لیتی ہے کہ قبول کرنے سے ہمارا اقتدار جاتا رہے گا جبکہ رسوماتِ باطلہ میں تو یہ سب کچھ اپنی مرضی سے کرتے ہیں ٹوکنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ بندہ ہمیں باپ دادا کی رسومات اور مذہب سے ہٹا کر اپنے پیچھے لگانا چاہتا ہے تاکہ اس طرح اسے ہم پر اقتدار حاصل ہو جائے اور یہ جو کچھ کہتا ہے اس میں سچائی کی کوئی بات نہیں بلکہ اس نے سب کچھ اپنے پاس سے گھڑ لیا ہے پھر جب حقائق ارشاد ہوتے ہیں جنہیں عقلاً اور نقلاً جھٹلانا ممکن نہیں رہتا نیز معجزات کا ظہور ہوتا ہے تو کہہ اٹھتے ہیں بلکہ یہ سب جادو ہے کس قدر بدبخت ہیں کہ انہیں تو آپ ﷺ سے پہلے کبھی ایسی کتاب نصیب ہوئی نہ ایسا صاحبِ کتاب۔ کہ پہلے انبیاء بھی اللہ کا بہت بڑا احسان تھا اور پہلی کتب بھی اس کا انعام مگر نزولِ قرآن اور بعثتِ آقائے نامدار ﷺ تو بہت ہی بڑا اور بے حد و شمار احسان ہے جس کی یہ قدر کرتے اور جس پر قربان ہونے کو قابلِ فخر جانتے مگر انہوں نے انکار کی راہ اپنائی اور جن لوگوں نے انکار کی راہ اپنائی ہے وہ ذرا پہلی امتوں کو دیکھ لیں ان کے حالات پڑھ لیں کہ انہوں نے انبیاء کا انکار کیا تو کس انجامِ بد سے دوچار ہوئے جبکہ یہ لوگ تو قوت اور اقتدار میں ان کے ہزارویں حصے کو بھی نہیں پہنچے یعنی طاقت و اقتدار میں ان سے بہت کم ہیں اور آپ کی شان ان پہلوں کے انبیاء سے کس قدر بلند تو یہ سوچ لیں کہ ان کا انجام کیا ہوگا۔

رکوع نمبر ۶ آیات ۴۶ تا ۵۴ ومن یقنت ۲۲/۱۲

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا
لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا
بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ
لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾

کہہ دو کہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں
کہ تم خدا کیلئے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ پھر غور
کرو۔ تمہارے رفیق کو ظلق سودا نہیں وہ تو تم کو عذاب
سخت (کے آنے) سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں ﴿۴۶﴾

46. Say (unto them, O Muhammad): I exhort you unto one thing only: that ye awake, for Allah's sake, by twos and singly, and then reflect: There is no madness in your comrade. He is naught else than a warner unto you in face of a terrific doom.

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۗ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾

کہہ دو کہ میں نے تم سے کچھ صلہ مانگا ہو تو وہ تمہارا میرا صلہ خدا ہی کے ذمے ہے۔ اور وہ ہر چیز سے خبردار ہے ﴿۴۷﴾

47. Say: Whatever reward I might have asked of you is yours. My reward is the affair of Allah only. He is Witness over all things.

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾

کہہ دو کہ میرا پروردگار اوپر سے حق اتارتا ہے (اور وہ) غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے ﴿۴۸﴾

48. Say: Lo! my Lord hurleth the truth. (He is) the Knower of Things Hidden.

قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾

کہہ دو کہ حق آچکا اور (معبود) باطل نہ تو پہلی بار پیدا کر سکتا ہے اور نہ دوبارہ پیدا کرے گا ﴿۴۹﴾

49. Say: The Truth hath come, and falsehood showeth not its face and will not return.

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰي نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾

کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا ضرر مجھی کو ہے۔ اور اگر ہدایت پر ہوں تو یہ اسکی طفیل ہے جو میرا پروردگار میری طرف وحی بھیجتا ہے۔ بیشک وہ سننے والا (اور) نزدیک ہے ﴿۵۰﴾

50. Say: If I err, I err only to my own loss, and if I am rightly guided it is because of that which my Lord hath revealed unto me. Lo! He is Hearer, Nigh.

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾

اور کاش تم دیکھو جب یہ گھبرا جائیں گے تو (عذاب سے) بچ نہیں سکیں گے اور نزدیک ہی سے پکڑ لئے جائیں گے ﴿۵۱﴾

51. Couldst thou but see when they are terrified with no escape and are seized from near at hand,

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾

اور کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) اتنی دور سے ان کا ہاتھ ایمان کے لینے کو کیونکر پہنچ سکتا ہے؟ ﴿۵۲﴾

52. And say: We (now) believe therein. But how can they reach (faith) from afar off,

وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾

اور پہلے تو اس سے انکار کرتے رہے اور بن دیکھے دور ہی سے (ظن کے) تیر چلاتے رہے ﴿۵۳﴾

53. When they disbelieved in it of yore. They aim at the unseen from afar off.

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾ ع

اور ان میں اور ان کی خواہش کی چیزوں میں پردہ حائل کر دیا گیا جیسا کہ پہلے انکے ہم جنسوں سے کیا گیا وہ بھی الجھن میں ڈالنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے ﴿۵۴﴾

54. And a gulf is set between them and that which they desire, as was done for people of their kind of old. Lo! they were in hopeless doubt.

—o—

اسرار و معارف

آپ ان کے اندیشوں کے جواب میں انہیں فرما دیجیے کہ ایک کام کرو محض جذباتی باتیں نہ کرو ذرا خلوص کے ساتھ جذبات سے الگ ہو کر محض اللہ کے لیے غور کرو اکیلے میں یا مل کر اور اچھی طرح سے فکر کرو کہ اللہ کا جو بندہ تم سے مخاطب ہے وہ کیسا ہے اتنا بڑا دعویٰ کرتا ہے اور پھر اکیلا بغیر کسی ظاہری مدد یا لاؤ لشکر اور مال و دولت کے وہ بات کہہ رہا ہے جو نہ صرف اہلِ مکہ بلکہ دُنیا بھر کے کفار کے لیے چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے ان کے صدیوں کے مذاہب کو باطل قرار دے رہا ہے اہلِ عرب کے سامنے صرف یہ ایک دعویٰ کہ جو کتاب میں پیش کر رہا ہوں دُنیا

کے سب اہلِ علم مل کر بھی اس جیسا ایک جملہ نہیں بنا سکتے بجائے خود کتنا عجیب ہے نیز دعوت پہ غور و فکر کرو اور دیانتداری سے خود فیصلہ کرو کہ کیا یہ سب کام بھلائی کے نہیں اور دنیا بھر کی برائیوں سے روکنے کا کام کر رہا ہے۔ بھلا ایسے کام کوئی مجنون یا سحر زدہ آدمی کر سکتا ہے جبکہ آپ ﷺ کی چالیس سالہ زندگی میں آپ ﷺ کی بصیرت و دانائی دیانت و امانت، اور راست بازی مثالی حالت میں تم سب کے سامنے موجود تو جب یہ حال ہے اور آپ ﷺ پاگل یا مجنون نہیں تو دوسری بات درست ثابت ہو گئی کہ آپ ﷺ اللہ کے برحق رسول ہیں اور یہ اللہ کا احسان ہے کہ تمہاری مشرکانہ رسومات اور ظالمانہ افعال کے باعث جو اللہ کا سخت ترین عذاب تم پر واقع ہونے والا ہے اس سے تم سب کو بروقت مطلع فرما رہا ہے اور بچنے کی راہ سجھا رہا ہے۔ اور رہا دوسرا خطرہ کہ شاید سب حصولِ اقتدار کی خاطر ہو تو آپ فرما دیجیے کہ میں نے اگر کسی قسم کے مال و دولت اور اقتدار و اختیار کا مطالبہ کیا ہو تو وہ تم اپنے پاس رکھو کہ مجھے اس کام کے لیے کسی معاوضے کی کوئی تمنا نہیں کہ اگر اپنی حکومت بنانے یا اقتدار حاصل کرنے کا لالچ بھی ہو تو بات اللہ کے لیے تو نہ رہی جبکہ میں خالص اللہ کی رضا کے لیے سب

احیائے دین کے لیے معاوضہ نہ لیا جائے گا

کر رہا ہوں اور میرا معاوضہ وہی ذات کریم عطا فرمائے گی جو ہر آن ہر حال سے خوب واقف ہے اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے حیلے اور مکر و فریب اب نہ چل سکیں گے کہ اللہ نے حق نازل فرما دیا ہے اور وہ تمام پوشیدہ رازوں سے باخبر ہے اس سے چھپا کر تم کوئی تدبیر بھی نہیں کر سکتے اور فرما دیجیے کہ جب دینِ حق آ گیا تو باطل اب کسی کام کا نہ رہا نہ دلائل میں وہ جیت سکتا ہے اور نہ مکر و فریب کر کے حق کو شکست دے سکتا ہے اگر تمہیں یہ خیال ہے کہ میں ہی غلطی پر ہوں تو میری غلطی میرا ہی نقصان کرے گی لیکن یاد رکھو جب میں ہی صحیح راستے پر ہوں تو یہ راستہ میرے پروردگار کی وحی سے متعیّن کردہ ہے وہ رب جو سب کچھ سنتا ہے اور سب سے قریب ہے اس کو چھوڑنے میں تم بھی تباہی کی طرف جا رہے ہو۔

یہ سب تو محض باتیں ہیں ایک وقت آ رہا ہے وہ موت کا ہو جو قیامتِ صغریٰ ہے یا قیامِ قیامت تو انہیں دیکھیے گا کہ کس قدر گھبراہٹ میں گرفتار ہوں گے بھاگنا چاہیں گے مگر بھاگ نہ سکیں گے اور بغیر کسی دشواری کے پکڑ لیے جائیں گے تب کہہ اٹھیں گے کہ ہم قرآن کے ساتھ اور اللہ ؐ و رسول ؐ کے ساتھ ایمان لاتے ہیں ہم سب حقائق کو قبول کرتے ہیں مگر وہ وقت تو بیت چکا جب انہیں ایمان کی دعوت دی گئی تھی اب وہ گھڑی ان کی رسائی سے بہت دور

ہے جب وقت ان کے ہاتھ میں تھا یہ کفر کرتے رہے اور بغیر کسی دلیل کے ہوا میں تیر چلاتے رہے کہ ان کے پاس کفر پر قائم رہنے کے لیے کوئی بھی دلیل نہ تھی اب انہیں ان کی پسندیدہ شے یعنی نجات عزت و آرام سے دور کر دیا گیا ان اور اس کے درمیان رکاوٹ پڑ گئی جس طرح پہلے کفار کا بھی یہی انجام ہوا کہ یہ سب اور ان کے پہلے بھی قیامت اور آخرت کے بارے شک میں مبتلا تھے اشیاء شیعہ کی جمع ہے جس کے معنی کسی

لفظ شیعہ

خاص بات یا شخص کے پیرو گروہ پر صادق آتے ہیں مگر قرآن نے کبھی اہلِ حق کے لیے یہ لفظ استعمال نہیں فرمایا ہمیشہ باطل گروہوں کو شیعہ کہا گیا ہے۔

تمت سورۃ سبا بحمد اللہ تعالیٰ

۴ رمضان المبارک ۱۴۱۵ ہجری